احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 15- اپریل 1999ء- 27 ذی الحجہ 1419 ہجری- 15 شہادت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 83

توبہ کی قبولیت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اتنے گناہ کرو کہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر توبہ کرو تو خدا تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب ذکر ۔۔۔)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں مگر تم لوگوں کو بھی چاہئے کہ ہمیشہ دعا میں لگے رہو نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔ کوئی بلا اور دکھ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے سوا نہیں آتا اور وہ اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جاوے۔ ایسے وقت پر عام ایمان کام نہیں آتا بلکہ خاص ایمان کام آتا ہے۔ جو لوگ عام ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع کرتا ہے اور آپ ان کی حفاظت فرماتا ہے (-) بہت سے لوگ ہیں جو زبان سے (-) اپنے (-) ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ اللہ تعالیٰ کے لئے دکھ نہیں اٹھاتے۔ کوئی دکھ یا تکلیف یا مقدمہ آجاوے تو فوراً خدا کو چھوڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور اس کی نافرمانی کر بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پروا نہیں کرتا مگر جو خاص ایمان رکھتا ہو اور ہر حال میں خدا کے ساتھ ہو اور دکھ اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس سے دکھ اٹھالیتا ہے اور دو مصیبتیں اس پر جمع نہیں کرتا۔ دکھ کا اصل علاج دکھ ہی ہے اور مومن پر دو بلائیں جمع نہیں کی جاتیں۔

ایک وہ دکھ ہے جو انسان خدا کے لئے اپنے نفس پر قبول کرتا ہے اور ایک وہ بلائے ناگہانی۔ اس بلا سے خدا بچالیتا ہے۔ پس یہ دن ایسے ہیں کہ بہت توبہ کرو۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 63)

دعاؤں کا ہتھیار

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

○ "کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ کسی ملک پر چڑھائی کرنے کے واسطے نکلا۔ راستہ میں ایک فقیر نے اس کے گھوڑے کی باگ پکڑلی اور کہا کہ تم آگے مت بڑھو ورنہ میں تمہارے ساتھ لڑائی کروں گا۔ بادشاہ حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تو ایک بے سروسامان فقیر ہے تو کس طرح میرے ساتھ لڑائی کرے گا فقیر نے جواب دیا کہ میں صبح کی دعاؤں کے ہتھیار سے تمہارے مقابلہ میں جنگ کروں گا۔ بادشاہ نے کہا میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا یہ کہہ کر وہ واپس چلا گیا"

(ملفوظات جلد نہم ص 27)

گداز کرنے والی توبہ سے سب گناہ بخشے جاسکتے ہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضرت مسیح موعود (-) نے یہ فرمایا۔

"گناہ بے شک ایک زہر ہے مگر توبہ اور استغفار کی آگ اس کو تریاق بنادیتی ہے۔" اب جتنے زہر ہیں انہی سے تریاق بنتے ہیں۔ ان کو جب طبیب آگ میں جلاتا ہے تو اس کا زہریلا مادہ مرجاتا ہے اور اس کے اندر سے ایک نئی صفت ظاہر ہوتی ہے جو اسی زہر کا تریاق بن جاتی ہے۔ "پس یہی گناہ توبہ اور پشیمانی کے بعد ترقیات کا موجب ہو جاتا ہے" اب جس کے اندر یہ گناہ تریاق بن چکا ہو اسی تریاق سے وہ دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ "توبہ اور پشیمانی کے بعد ترقیات کا موجب ہو جاتا ہے اور اس جڑ کو انسان کے اندر سے کھو دیتا ہے کہ وہ کچھ چیز ہے۔" "کھو دیتا" کا لفظ کچھ غور طلب ہے مگر مراد اس سے یہی ہے کہ اس جڑ کا کوئی نام و نشان بھی نہیں رہنے دیتا۔ کھو دیتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اس کا کچھ بھی باقی نہیں رکھتا۔

وہ کون سی جڑ ہے عُجب اور تکبر کی جڑ جیسا کہ فرمایا کہ وہ کچھ چیز ہے۔ "اور عجب اور تکبر اور خودنمائی کی عادتوں کا استیصال کرتا ہے" تو یہ حکمت ہے خدا تعالیٰ کی بخشش کی اور گناہوں کے بار بار پیدا ہونے اور بار بار ان کو جڑوں سے اکھیڑنے کی۔ حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "تم خدا سے صلح کرلو وہ نہایت درجہ کریم ہے۔ ایک دم گداز کرنے والی توبہ سے ستر برس کے گناہ بخش سکتا ہے" بہت ہی عظیم خوشخبری ہے جو حضرت مسیح موعود (-) ہم عاجز بندوں کو دے رہے ہیں۔ جو قرآن اور احادیث میں جو معرفتیں بیان ہوئی ہیں ان کا خلاصہ ہے۔ "ایک دم گداز کرنے والی توبہ سے ستر برس کے گناہ بخش سکتا ہے۔"

گداز کرنے والی توبہ کیا چیز ہے۔ گداز کرنے والی توبہ سے مراد ہے جو پگھلا دے۔ دل میں ایسی ندامت کی آگ بھڑک اٹھے کہ اس کے اثر سے سب گناہ پگھل جائیں۔ اور ان کی کوئی بھی حیثیت باقی نہ رہے۔ یہ ایسے مواقع آسکتے ہیں انسانی زندگی پر۔ صرف ہمیں دعا یہ کرنی چاہئے کہ ہمارے مرنے سے پہلے پہلے یہ موقع نصیب ہو جائے۔ ستر برس کے گناہ بخشنے میں یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے کہ ساری عمر بھی اگر تم گناہ کرتے رہو اور سچی توبہ نصیب نہ ہو تو موت سے پہلے ممکن ہے اور موت سے پہلے ممکن تبھی ہو سکتا ہے اگر اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ مارنا اسی نے ہے۔ وہ مارے نہیں جب تک کہ انسان کو سچی توبہ کی توفیق عطا نہ فرما دے۔ یہ وہ خوشخبری بھی ہے اور تنبیہ بھی ہے جس کو ہمیں ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔ ایسا اگر ہو جائے' وہ لحہ مرنے سے پہلے نصیب ہو جائے کہ ستر برس کے گناہوں کو جو پگھلا کر خاک بنادے' خاکستر کر دے تو اس سے بہتر اور کون سی خوش نصیبی ہے جو انسان کو عطا ہو سکے۔

"اور یہ مت کہو کہ توبہ منظور نہیں ہوتی" یہ خیال جھوٹا' بے کار' بے معنی ہے کہ توبہ منظور نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے۔" اگر توبہ منظور نہیں ہوتی تو گویا یہ مطلب بنا کہ انسانی اعمال ہی بے داغ ہیں اور اپنے اعمال کے زور سے وہ بچ سکتا ہے۔ دیکھیں چھوٹی سی بات میں کتنی گہری حکمت کی بات مسیح موعود (-) بیان فرمارہے ہیں۔ "یہ مت کہو کہ توبہ منظور نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے۔ ہمیشہ فضل بچاتا ہے' نہ اعمال" ہمیشہ فضل بچاتا ہے' نہ اعمال" یہ اس سارے مضمون کی جان ہے اور یہی وہ مرکزی نکتہ ہے جس کو حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ ہمیشہ بیان فرماتے رہے۔ اپنے متعلق بھی یہی فرمایا کہ مجھے بھی فضل ہی بچائے گا اعمال نہیں بچا سکتے۔

(الفضل 14- ستمبر 1998ء ص 4)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

عالمِ روحانی کے لعل و جواہر نمبر 56

مسیحانہ شفا کا حیرت انگیز معجزہ

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب (ہمارے موجودہ محبوب و مقدس امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ماموں) 1925ء میں حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر چھ ماہ کے لئے شام تشریف لے گئے۔ اس عرصہ میں آپ نے کتاب "کشتی نوح" کا ترجمہ کیا اور ایک کتاب "حیات المسیح و وفاتہ" کے نام سے شائع فرمائی دوران قیام آپ نے (خالد احمدیت) حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کو دمشق میں حضرت مسیح موعود کے معجزہ شفا کے روح پرور واقعات بتلائے جو مولانا صاحب کے قلم سے الحکم 28۔ جولائی 1938ء صفحہ 3-4 میں سپرد اشاعت ہوئے۔ آپ نے لکھا:۔

آج دمشق میں سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ میری والدہ صاحبہ سیدہ بیگم کی بیعت کا باعث یہ ہوا۔ کہ والد صاحب نے پہلے پوشیدہ طور پر بیعت کی ہوئی تھی۔ اور کسی کو اپنی بیعت کی خبر نہیں دی۔ انہی ایام میں جبکہ وہ بیعت کر کے آئے ہوئے تھے۔ والدہ صاحبہ مرض سل سے بیمار تھیں اور پانچ چھ مہینے کے اندر آپ کی حالت دگرگوں ہو گئی تھی۔ آخری رات مایوسی کی وہ تھی۔ جبکہ والد صاحب سیالکوٹ کسی شہادت پر گئے ہوئے تھے۔ اور والدہ صاحبہ بیماری سے اس قدر لاچار ہو گئیں کہ چارپائی سے ان کے لئے اٹھنا بھی محال تھا۔ اور مجھے یاد ہے کہ ایک رات جبکہ ہم سمجھتے تھے۔ کہ آج آخری رات ہے۔ ہم سب بہن بھائی چارپائی کے ارد گرد کھڑے رو رہے تھے۔ جب گیارہ بارہ بجے کے قریب میں سونے کے کمرے میں گیا۔ تو مجھے یقین تھا کہ صبح والدہ صاحبہ کو زندہ نہیں پائیں گے۔ جب صبح ہوئی تو میں حضرت والدہ صاحبہ کے پاس گیا۔ تو آپ کو اطمینان کی حالت میں پایا۔ دیکھ کر ہمیں نہایت ہی تعجب ہوا۔ کہ وہ بخار ہے نہ کھانسی ہے نہ بلغم ہے۔ آپ نے ہم کو دیکھ کر فرمایا۔ کہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میں صحت یاب ہو جاؤں گی۔ اور اس بیماری سے فوت نہیں ہوں گی۔ اور اس پر اپنا اس رات کا خواب سنایا۔ کہ میں نے آج رات حضرت مسیح موعود کو دیکھا ہے۔ کہ بہت سی مخلوقات ہے۔ اور سب طرف لوگ کہہ رہے ہیں۔ کہ حضرت مہدی تشریف لے آئے اتنے میں کیا دیکھتی ہوں کہ ایک شخص کثیر التعداد آدمیوں کے ساتھ چلے آ رہے ہیں۔ اور ان کے اوپر دو شخصوں نے دائیں بائیں سے چتر تانا ہوا ہے۔ والدہ صاحبہ نے یہ سن کر کہ یہ مہدی ہیں اپنی انگلی سے ان کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کیا۔ اور پھر اس سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ کہ اگر آپ مہدی موعود ہیں۔ تو میرے لئے دعا کریں کہ میں شفا پا جاؤں۔ اس پر حضرت مہدی نے ایک آبخورہ میں پانی دم کر کے ایک چھوٹے سے بچے کے ہاتھ بھجوا دیا اور کہا۔ کہ یہ پی لو شفا ہو جائے گی۔ اور یہ شفا اس بات کی علامت ہو گی کہ جس کا انتظار کیا جاتا ہے۔ وہ آ گیا ہے۔ فرمانے لگے

کہ اس خواب کے بعد جب میری آنکھ کھلی ہے۔ تو تمام بیماری کے آثار میں تخفیف پاتی ہوں۔ اور اس وقت سے چند ہفتے کے اندر ہی آپ کو شفا ہو گئی۔ وہ دن جب باہر نکل کر چلی ہیں۔ ہمارے لئے عید کا دن تھا۔

والد صاحب کو جب انہوں نے اپنا خواب سنایا تو والد صاحب نے کہا۔ کہ وہ مہدی فی الحقیقت آ گئے ہیں۔ اور اسی وقت ایک رقعہ میں یہ خواب لکھ کر ایک میرے ماموں زاد بھائی کے ہاتھ قادیان کی طرف بھیج دیا۔ چنانچہ حضور نے دعا کی۔ اور والد صاحب کو لکھ بھیجا۔ کہ میں نے دعا کی ہے۔ انشاء اللہ شفا ہو جائے گی۔

حضرت والدہ صاحبہ نے اس خط میں ہی اپنی بیعت کر لی تھی۔ شفا ہونے کے بعد خواب میں حضرت مسیح موعود کو دوبارہ دیکھا۔

(الحکم 28۔ جولائی 38ء)

ربِ غفور کی ستاری کا جلوہ

حضرت شیخ محمد نصیب صاحب کا ایک چشم دید واقعہ۔

"ایک شخص کو کسی دوسرے نے جھوٹا کہا وہ اس پر آوازہ کس رہا تھا حضرت (مسیح موعود) سن رہے تھے فرمایا اس شخص کو خدا سے ڈرنا چاہئے اور اس قدر خفا نہ ہونا چاہئے۔ غور کرے کہ کیا ساری عمر میں اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا **یہ خدائے ستار کی مہربانی ہے کہ اس نے ستر سے کام لیا اور اس کا جھوٹ ظاہر نہ کیا۔**"

(الحکم قادیان 21 جنوری 1939ء صفحہ 4 کالم 2)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

پیر 19۔ اپریل 1999ء

12-30 a.m.	البانین پروگرام۔
1-20 a.m.	درس القرآن
2-55 a.m.	انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
4-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ وقف نو جلسہ
5-20 a.m.	لقاء مع العرب
6-20 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن امریکہ چلڈرنز کلاس حضرت صاحب کے ساتھ 98-6-25
7-15 a.m.	اردو کلاس۔
8-20 a.m.	چینی زبان سیکھئے۔
8-55 a.m.	حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
10-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
10-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ وقف نو جلسہ
11-20 a.m.	درس القرآن
12-50 p.m.	لقاء مع العرب۔
1-50 p.m.	اردو کلاس۔
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m.	نارویجین زبان سیکھئے۔
5-10 p.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ کراس کنٹری ریس
6-10 p.m.	بنگالی سروس۔
7-10 p.m.	ہومیو پیتھی کلاس۔
8-15 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ ورکشاپ نمبر 18
8-40 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو پروگرام۔
8-55 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات۔
10-20 p.m.	اردو کلاس
11-30 p.m.	لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 20۔ اپریل 1999ء

12-30 a.m.	ترکش پروگرام۔
1-00 a.m.	کوئز۔ روحانی خزائن
1.40a.m	ڈاکومنٹری پاکستان اور انگلینڈ کرکٹ
2-20 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس۔
3.40a.m	نارویجین زبان سیکھئے۔
4-05 a.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
4-50 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ ورکشاپ نمبر 18
5-15 a.m.	لقاء مع العرب
6-20 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ کراس کنٹری ریس
7-00 a.m.	اردو کلاس۔
8-20 a.m.	نارویجین زبان سیکھئے۔
10-05 a.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں
11-00 a.m.	پشتو پروگرام۔ (97-9-26)
12-05p.m.	کوئز۔ روحانی خزائن
12-45 p.m.	لقاء مع العرب
1-50 p.m.	اردو کلاس۔
2-35 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-30 p.m.	فرنچ زبان سیکھئے۔
5-05 p.m.	خطبہ جمعہ (89-2-3)
6-00 p.m.	بنگالی سروس۔
7-00 p.m.	ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
8-05 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
8-30 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو سیشن۔
9-00 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت۔ درس۔ الحدیث
10-35 p.m.	اردو کلاس
11-40 p.m.	لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ 21۔ اپریل 1999ء

12-45 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن ناروے۔ کتاب کی پڑھائی حصہ اول۔
1-15 a.m.	ہماری کائنات۔
1-40 a.m.	حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات
2-50 a.m.	فرنچ زبان سیکھئے۔
3-20 a.m.	تقریر
4-05 a.m.	تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
4-50 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
5-15 a.m.	لقاء مع العرب
6-15 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو
7-50 a.m.	فرنچ زبان سیکھئے
8-20 a.m.	تقریر۔
8-50 a.m.	حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
10-05 a.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
10-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
11-05 a.m.	سواحیلی سروس۔ خطبہ جمعہ 96-4-12
12-15 p.m.	ہماری کائنات۔
12-45 p.m.	لقاء مع العرب۔
1-45 p.m.	اردو کلاس۔
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-30 p.m.	جرمن زبان سیکھئے۔
5-00 p.m.	تبرکات۔ تقریر حضرت مولانا ابوالعطا صاحب جلسہ سالانہ ربوہ۔ 1961ء
5-55 p.m.	بنگالی سروس۔
6-55 p.m.	حضرت صاحب سے ملاقات۔
8-00 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
8-20p.m.	چلڈرنز کارنر۔ تقریری مقابلہ
8-35 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔
10-25 p.m.	اردو کلاس
11-50 p.m.	لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مکرم طیب احمد منصور صاحب

اطاعت سے دل میں نور اور روح میں لذت پیدا ہوتی ہے

اطاعت اور اس کی برکات

مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ہے

اطاعت دیکھنے میں تو صرف پانچ حروف پر مشتمل ایک مختصر سا لفظ ہے مگر اس مختصر سے لفظ نے خدا تعالیٰ کی تخلیق کردہ وسیع و عریض کائنات کے تمام نظاموں کو خواہ وہ طبعی ہوں یا روحانی یا کوئی اور ہوں اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ اطاعت ان تمام نظاموں کی روح رواں ہے۔ اگر کسی بھی نظام میں اس روح میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو سارا نظام انتشار کا شکار ہو جاتا ہے۔ نظام شمسی کی مثال لیں تمام سیارے اپنے اپنے مدار میں ایک مرکزی سیارے کے گرد اس کی اطاعت میں گردش میں ہیں۔ اگر وہ اپنا مقررہ مدار کسی وجہ سے چھوڑ دیں اور اس نظام سے باہر آجائیں تو وہ کسی دوسرے سیارے سے ٹکرا کر کائنات میں خوفناک حادثے کا موجب بن سکتے ہیں۔ نظام جسم میں تمام عمل دماغ کی پیروی میں ہو رہے ہیں۔ اگر جسم کا کوئی حصہ دماغ کے ان احکامات کی اطاعت نہ کرے تو جسم بیماری کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہی حال دیگر نظاموں کا ہے۔ اطاعت کے نتیجے میں سارا نظام صحیح طریقے سے چلتا رہتا ہے اور اگر اطاعت نہ ہو تو سارا نظام معطل ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم اور اطاعت

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس موضوع کے متعلق بہت سی جگہوں پر ارشاد فرمایا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تو کہہ (کہ) تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو (اس پر) اگر وہ منہ پھیر لیں تو (یاد رکھو کہ) اللہ کافروں سے ہرگز محبت نہیں کرتا۔

(آل عمران-33)

پھر سورۃ النور میں ارشاد ہے کہ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کا تقویٰ اختیار کریں وہ بامراد ہو جاتے ہیں۔

(النور-53)

اس کے علاوہ کئی اور مقامات پر بھی خدا تعالیٰ نے اطاعت کے متعلق احکامات نازل کئے ہیں۔ جن سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ خدا اور اس کے رسول کی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق احکامات کی اطاعت کرنے سے خدا تعالیٰ کی رضا نصیب ہوتی ہے اور انسان بامراد ہو جاتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں سارا معاشرہ خوبصورت ہو جاتا ہے۔ اور اگر خدا اور اس کے رسول کے احکامات کی اطاعت نہ کی جائے تو ایسا کرنے والا انسان دنیا اور آخرت دونوں میں رسوا ہو جاتا ہے۔ اور ایسے لوگ جس معاشرے میں پائے جائیں وہ سارا معاشرہ بھی بگاڑ کا شکار ہو جاتا ہے۔

اطاعت کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات

آنحضور ؐ کی ساری زندگی خدا تعالیٰ کی کامل اطاعت میں گزری۔ آپ ؐ نے خدا تعالیٰ کے احکامات کی اس اس انداز اور اس اس طریق سے اطاعت کی کہ گذشتہ نبیوں میں بھی اس کی نظیر ملنا ناممکن ہے۔ آپ ؐ اطاعت کی اس روح کو اپنے ماننے والوں میں بھی دیکھنا چاہتے تھے بلکہ آپ ؐ کی زندگی کا مقصد عظیم ہی بنی نوع انسان کے گلے میں خدا تعالیٰ کی اطاعت کا جُؤا ڈالنا تھا۔ آپ ؐ نے کئی مواقع پر اطاعت کے متعلق اپنے صحابہ ؓ کو مختلف انداز سے نصائح فرمائیں اور اس موضوع کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ ذیل میں نمونے کے طور پر آنحضور ؐ کی چند نصائح جو کہ حدیثوں کی شکل میں محفوظ ہیں تحریر کی جاتی ہیں۔

حضرت ابو ہریرۃ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ؐ نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(مسلم کتاب الامارہ باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة)

آنحضور ؐ نے خدا تعالیٰ کی محبت میں اطاعت کے وہ درجے طے کئے کہ خود خدا تعالیٰ نے کلام پاک میں ارشاد فرمایا کہ اگر تم خدا کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو تو آنحضور ؐ کی اطاعت کرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تو کہہ کہ (اے لوگو) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو (اس صورت میں) وہ (بھی) تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(آل عمران-32)

اس آیت مبارکہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا حدیث میں آنحضور ؐ بنی نوع انسان کی محبت میں اور ہمدردی میں خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا صحیح طریقہ بتا رہے ہیں اور ان کو دوسرے راستوں سے ہٹا کر جن پر چلنے کے نتیجہ میں وہ ناکام و نامراد ہوتے صراط مستقیم کی طرف بلا رہے ہیں کہ میری اطاعت جو لوگ کریں گے وہی لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں گے اور جو میری نافرمانی کرنے والے ہیں وہی خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے ہیں۔ پھر اس سے ایک درجہ اور نیچے اتر کر یہ ارشاد ہے کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ گویا یہ سلسلہ ایک زنجیر کی طرح ہے جس کی کڑیاں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں اور یہ سلسلہ درجہ بدرجہ آگے بڑھتا ہے۔ اور انسان اس وقت تک اطاعت کے اگلے درجہ پر نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ پہلے درجہ کا حق ادا نہ کرے۔ اور اگر وہ پہلے درجہ کا ہی حق ادا نہ کرے تو اس کا مطلب ہے کہ اس نے کسی بھی درجہ کا حق ادا نہ کیا۔

آنحضور ؐ نے امیر کی اطاعت پر بہت زور دیا ہے اور مختلف مقامات پر اس کے متعلق ارشاد فرماتے رہے۔ چنانچہ ذیل میں اس کے متعلق چند احادیث درج ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ؐ نے فرمایا تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی کی حالت میں، نیز حق تلفی اور ترجیحی سلوک کے باوجود غرض ہر حالت میں تیرے لئے امیر کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔

(مسلم کتاب الامارہ باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة)

ایک اور حدیث ہے۔ حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول کریم ؐ نے فرمایا کہ سنو! اور اطاعت کرو۔ اگرچہ تم پر حبشی غلام ہی حاکم بنا دیا جائے، جس کا سر کشمش کی طرح (یعنی چھوٹا سا) ہو۔

(بخاری کتاب الاحکام باب السمع والطاعة للامام مالم تکن معصية)

آنحضور ؐ نے عربوں کو اطاعت کی روح سکھانے کے لئے کیا شاندار طریق اختیار فرمایا عرب جن کو اپنی قومیت پر بڑا فخر تھا اور حبشی غلام ان کی نظر میں نہایت حقیر تھے۔ اطاعت کے متعلق ان کو یہ سمجھانا کہ اگر تم پر کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ مقرر کر دیا جائے اور وہ ہو بھی ایسا کہ جس کا سر کشمش کی طرح ہو یعنی اتنا چھوٹا دماغ رکھتا ہو کہ عقل و شعور سے بالکل عاری ہو پھر بھی تمہیں اس کی اطاعت کرنی چاہئے۔ یہ نصیحت آج بھی اسی طرح قائم ہے اور ان لوگوں کو امیر کی اطاعت کا سبق دینے کے لئے کافی ہے جو اپنی دانست میں اپنے آپ کو امیر سے بہتر خیال کرتے ہوئے اس کے احکامات ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔

پھر ایک اور حدیث میں آنحضور ؐ نے اطاعت نہ کرنے کی حالت میں مرنے والے کی موت کو جاہلیت کی موت قرار دیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ؐ نے فرمایا کہ جس نے امیر کے (اخلاق میں) کوئی ایسی چیز دیکھی جو اس کو ناپسند ہو تو اس کو چاہئے کہ صبر کرلے، اس لئے کہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت جدا ہوتا ہے اور مر جاتا ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

(بخاری کتاب الاحکام باب السمع والطاعة للامام مالم تکن معصية)

یعنی کہ ہر حال میں امام یا امیر کی اطاعت کرنا لازم ہے۔ تاہم اگر امیر کسی گناہ کی بات کا حکم دیتا ہے تو پھر اطاعت ہرگز واجب نہیں۔

چنانچہ حضرت عبداللہ ؓ آنحضور ؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ؐ نے فرمایا کہ (امیر کی) اطاعت ان چیزوں میں جو ناپسند ہوں یا پسند ہوں واجب ہے۔ جب تک کہ گناہ کا حکم نہ دے۔ جب گناہ کی بات کا حکم دے تو نہ سننا ہے اور نہ ہی اطاعت کرنا ہے۔"

(بخاری کتاب الاحکام باب السمع والطاعة للامام مالم تکن معصية)

یعنی امام کی اطاعت ہر حال میں کرو لیکن اگر وہ گناہ کا حکم دے مثلاً نماز پڑھنے سے روکے تو اس کی اطاعت کرنا جائز نہ ہوگی۔ مندرجہ بالا احادیث سے اطاعت کی اہمیت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کے ارشادات

حضرت مسیح موعود اطاعت کی برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی۔ اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملیت

اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرماں برداری کے اصول اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں۔(-) ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سِر ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔ وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارگراں کو سنبھالا ہے۔ اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی۔ مگر رسول کریم ﷺ کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپؐ نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا۔ اور جو کچھ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے۔"

(الحکم 10- فروری 1901ء)

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعود کے عرفان کے متعلق مندرجہ بالا اقتباس کے ضمن میں ارشاد فرماتے ہیں۔

" "اطاعت میں گمشدگی" اب دیکھیں کتنا پیارا محاورہ ہے۔ اطاعت میں کلیتاً گم ہو چکے تھے۔ اور اتنا گم ہو چکے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہر فعل سے برکت حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ یہ بھی اطاعت ہے۔ یہ مضمون حضرت مسیح موعود نے کھولا ہے کہ جو بعض عجیب و غریب حرکتیں ہمیں اس وقت دکھائی دیتی ہیں اس کی وجہ اطاعت تھی۔ اتنے کامل مطیع ہو چکے تھے کہ جانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی فعل کوئی حرکت بھی ایسی نہیں کہ اگر اس کو اپنانے کی کوشش کی جائے تو وہ بے فائدہ ہو گا.......

حضرت مسیح موعود سے پہلے کسی نے بھی ان مضامین کو نہیں باندھا ہوا تھا۔"

(روزنامہ الفضل 17- اگست 1998ء)

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اطاعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ جس سلسلہ کو قائم کرنا چاہے اس کی راہ میں جو بھی کھڑا ہو وہ مٹا دیا جاتا ہے۔ اور یہ سلسلہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے اس کے مقابلہ میں کسی انسان کی پرواہ نہیں کی جائے گی خواہ وہ کوئی ہو۔ خواہ وہ حضرت مسیح موعود کا بیٹا کیوں نہ ہو خواہ وہ میرا بیٹا کیوں نہ ہو۔ سلسلہ مقدم اور غالب ہے ہر انسان پر۔ پس میں نے پھر ایک دفعہ کھول کر اس بات کو بیان کر دیا ہے تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ غفلت ہو گئی اور خیال نہ رہا۔ خوب یاد رکھو کہ اطاعت، اطاعت، اطاعت خلاصہ ہے دین کا۔ جو شخص افسر کی اطاعت نہیں کرتا وہ سمجھ لے کہ اس کی نمازیں اور اس کے روزے اور اس کا ایمان اسے کوئی فائدہ نہ دے سکے گا۔ وہ کفر کی سرحد پر کھڑا ہے اور ایک دھکے سے کافروں میں جا گرے گا اور اس کی نمازیں اور اس کے روزے اس کی زکوٰۃ اور اس کے صدقات اس کے کسی کام نہ آ سکیں گے۔ جو شخص نمازیں پڑھتا ہے۔ چندے دیتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرتا ہے، صدقات کرتا ہے اور دوسری نیکیاں بجالاتا ہے مگر اس میں یہ نقص ہے کہ وہ اطاعت اور فرمانبرداری نہیں کرتا تو وہ ایسے مقام پر کھڑا ہے جہاں ابلیس تھا۔ ابلیس بھی اپنے آپ کو موحد سمجھتا تھا۔ مگر چونکہ اس نے نشوز اختیار کیا اور نافرمانی کا مادہ اس کے اندر تھا۔ اس لئے ایک دن وہ کچھ اور تھا اور دوسرے دن کچھ اور ہو گیا...... وہ انسان جو اطاعت اور فرمانبرداری نہیں کرتا اور سلسلہ کے کام میں تعاون نہیں کرتا وہ اس خطرہ میں ہے کہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور بے دینوں اور کافروں کی موت مرے۔

پس میں آج پھر نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اندر اطاعت اور فرمانبرداری کی روح پیدا کرو۔ جب تک یہ روح زندہ رہے گی، احمدیت زندہ رہے گی لیکن جب یہ روح مٹ گئی اور نشوز اور سرکشی کی عادت پیدا ہو گئی وہ دن اگر تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی سلسلہ کے خاتمہ کا دن ہو گا تو تم اس کا گلا گھونٹنے والے ہو گے۔ لیکن اگر وہ دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سلسلہ کے خاتمہ کا نہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ تمہارا گلا گھونٹ دیں گے۔

(الفضل 15- جون 1944ء)

حضرت المصلح الموعود کے اس اقتباس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اطاعت کو تمام اعمال پر فوقیت حاصل ہے۔ اس کے بغیر باقی سب اعمال کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے۔ اور یہ اطاعت ہی ہے جس کے نتیجہ میں جماعت ترقی کی شاہراہوں پر گامزن رہتی ہے اور اگر جماعت اطاعت کی اس روح سے عاری ہو جائے تو وہ جماعت ہی نہیں رہتی اور اس کے مقدر میں ذلتیں اور رسوائیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ مضمون اچھی طرح سمجھ آجاتا ہے۔ جب تک خلفائے راشدینؓ کے ادوار میں لوگ ان کی اطاعت کرتے رہے۔ ساری دنیا میں ترقیاں اور کامیابیاں ان کے قدم چومتی رہیں مگر جب انہوں نے اطاعت کے اس جوئے کو اپنے گلے سے اتار دیا۔ آہستہ آہستہ وہ زوال کا شکار ہو گئے اور پھر کمزور سے کمزور دشمن سے بھی شکست کھانے لگے۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ ایک مرکز کی اطاعت کے نتیجہ میں وہ ایک جان تھے اور متحد تھے اور یہ اطاعت ختم کرنے کے نتیجہ میں وہ کمزور ہوتے چلے گئے۔

حضور نے (یعنی حضرت المصلح الموعود) نے اطاعت کی دلچسپ تفسیر فرمائی ہے۔ اور نئے نئے نکات بیان فرمائے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اطاعت محبت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا واقعہ بیان فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ رسول کریم ﷺ تقریر فرما رہے تھے کہ آپؐ نے دوران تقریر میں فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ کیونکہ اس وقت کناروں پر کئی لوگ کھڑے تھے۔ اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ گلی میں تھے اور مسجد کی طرف آ رہے تھے۔ جونہی یہ آواز آپ کے کان میں پہنچی آپ وہیں بیٹھ گئے اور پھر گھسٹتے گھسٹتے دروازہ کی طرف چل پڑے۔ یہ اچنبھے کی بات تھی کسی نے انہیں بچوں کی طرح گھسٹتے دیکھ کر کہا آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کا منشا تو یہ تھا کہ اندر والے بیٹھ جائیں۔ یہ مطلب تو نہیں تھا کہ گلی میں چلنے والے بھی بیٹھ جائیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جواب دیا کہ اگر وہاں پہنچتے پہنچتے میری جان نکل جائے تو میں خدا تعالیٰ کو کیا جواب دوں گا کہ خدا تعالیٰ کے رسولؐ کی طرف سے ایک آواز آئی تھی جس پر میں نے عمل نہ کیا۔ اب بظاہر یہ بات حکمت کے خلاف نظر آئے گی مگر عشق کا رنگ ہی اور ہوتا ہے۔ عاشق حکمتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ جو کچھ محبوب کہے اسے ماننے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد نمبر 2 ص 280)

حضرت مصلح موعود کی اس نہایت ہی پیاری تفسیر سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ اطاعت کو ایک فرض یا بوجھ سمجھ کر نہ اختیار کیا جائے بلکہ اس کی روح محبت ہونی چاہئے۔ اطاعت محبت کی وجہ سے کی جانی چاہئے۔ امام کو اپنا محبوب جانیں اور اگر وہ کوئی بات کہے تو اس کو پورا کرنے کے لئے اسی وقت تیار ہو جائیں بوجھ سمجھتے ہوئے نہیں بلکہ اس کی محبت حاصل کرنے کے لئے۔ جو شخص اپنے امام سے محبت رکھتا ہے تو نتیجہ میں امام تو اس سے محبت رکھتا ہی ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا حقدار بھی ٹھہرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کہ "اطاعت کرنے کے نتیجہ میں جو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے" کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یہ مضمون اطاعت کرنے والے کے سوا کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ ان شرائط کے ساتھ جو میں نے بیان کی ہیں اگر کوئی کسی اولوالامر کی اطاعت کرتا ہے خواہ وہ چھوٹا سا انسان ہی ہو۔ اس کے دل میں ایک عظمت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک کشادگی پیدا ہوتی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ دنیا کے لحاظ سے میں بڑا ہوں لیکن اس کی اطاعت اس لئے کر رہا ہوں کہ اللہ نے فرمایا ہے۔ اس کی اطاعت اس لئے کر رہا ہوں کہ جس نے مجھ تک پیغام پہنچایا اس نے اللہ کا پیغام پہنچایا۔ اس وقت اس کا جھکنا اس کی عظمت کی دلیل ہو گی۔ اور اس کو محسوس ہو گا کہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ابتلاء میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ اس وجہ سے وہ نور اور روح کو ایک لذت آتی ہے۔"

(روزنامہ الفضل 17- اگست 1998ء)

خدا تعالیٰ ہمیں اطاعت کے موضوع کی باریکیوں کو سمجھنے اور اسے اپنی زندگیوں میں جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری زندگی کا لمحہ لمحہ خدا، اس کے رسول اور اس کے مقرر کردہ امام کے احکام کی کامل اطاعت میں گزرے۔ اگر ایسا ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ جس وقت بھی ہمیں موت آئے گی۔ وہ ہماری کامیابی کی موت ہو گی اور خدا تعالیٰ کے فرشتے بڑی شوکت سے یہ اعلان کر رہے ہوں گے۔

اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ (اس حال میں کہ تو اسے) پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی۔ پھر (تیرا رب تجھے کہتا ہے کہ) آ میرے (خاص) بندوں میں داخل ہو جا۔ اور (آ) میری جنت میں بھی داخل ہو جا۔

(الفجر)

خدا تعالیٰ محض اپنے فضل اور رحم سے ہم سب کو یہ مقام نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آقا اور غلام ایک لباس میں

حضرت معرور بن سُوید بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور آپ کے ایک غلام کو دیکھا۔ ان دونوں نے ایک جیسا لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ جس میں کوئی فرق نہ تھا۔ یہ دیکھ کر ہم بڑے متعجب ہوئے کہ آقا اور غلام!! اور ان دونوں کا لباس ایک جیسا!!! ہم نے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا۔

"آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میں نے ایک غلام کو گالی دی اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کر دی۔ آپؐ نے مجھے فرمایا۔ کیا تو نے اسپرماں کی تہمت لگائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ یقیناً یہ غلام تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے (عارضی طور پر) تمہارے ماتحت کر دیا ہے۔ پس جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو۔ تو اسے چاہئے کہ اسے وہی کھانا کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے۔ اور اسے وہی پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے۔ اور ہرگز ان پر ایسی مشقت نہ ڈالے جو انہیں عاجز کر دے۔ اگر ایسی مشقت والا کام درپیش ہو تو اس میں انکی مدد کرے۔ اور انکا ہاتھ بٹائے"۔

(بخاری کتاب العتق باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم العبید اخوانکم)

تحرکات

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر

سلسلہ کے چند بزرگ

محترم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ سیالکوٹ

21- دسمبر 1964ء کو صبح چار بجے کے قریب ایک روح فرسا حادثہ پیش آیا۔ جبکہ چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم سرگودھا سے ایک برات کے ساتھ سیالکوٹ واپس جا رہے تھے۔ سیالکوٹ سے دس میل ورے مرحوم کی کار سے ایک ٹرک ٹکرا گیا۔ مرحوم چوٹوں کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے۔ اور فوراً سیالکوٹ کے ہسپتال میں لے جائے گئے۔ جہاں ڈاکٹروں نے مرحوم کو ہوش میں لانے کے لئے پوری کوشش کی۔ لاہور کے ماہر ڈاکٹر بھی سیالکوٹ بلوائے گئے اور انہوں نے بھی دوا اور علاج میں ہر ممکن کوشش کی لیکن یہ کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں۔ وقت مقدر آ چکا تھا اور رات کو دس بجے کے قریب محترم چوہدری نذیر احمد صاحب اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ عمر 55 سال۔

22- دسمبر 1964ء کو بعد نماز عصر مرحوم کا تابوت ربوہ پہنچا۔ خبر پا کر دور و نزدیک سے دوست احباب ربوہ پہنچ گئے تھے۔ بعد نماز مغرب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کے احباب اور اہل ربوہ نے غمگین دل و نمناک آنکھوں کے ساتھ اس گوہر بے بہا کو مقبرہ بہشتی کے اندر سپرد خاک کیا۔ اور راضی برضا مقبرہ سے لوٹے۔ دلوں میں درد۔ زبانیں گنگ۔ مشیت ایزدی یہی تھی۔

سیالکوٹ کے مردم خیز خطہ میں بڑے بڑے مخلص جاں نثار' وفادار سلسلہ احمدیہ کے خادم خدا تعالیٰ کے نیک بندے پیدا ہوئے۔ اور اپنے اپنے وقت میں انہوں نے جماعت کی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی چوہدری نذیر احمد مرحوم تھے۔

خاکسار نے مرحوم کے اندر بہت سی دلکش خوبیاں مشاہدہ کیں۔

(الف) بڑے ذہین و فطین وکیل تھے۔ خاکسار نے بعض مشہور ججوں کو مرحوم کی اعلیٰ قابلیت کا معترف پایا۔ قانون کی باریکیوں پر ایک بسیط نظر رکھتے تھے۔ محنت اور کثرت مطالعہ آپ کا خاص امتیاز تھا۔

(ب) جماعت کے کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ ہماری جماعت کو بہت سے قانونی مراحل اور مشکلات کا سامنا آئے دن ہوتا رہا ہے۔ اور جماعت کے وکلاء مشورہ کے لئے اکٹھے ہوتے رہے ہیں۔ مرحوم کی شمولیت ان مشوروں میں ضروری سمجھی جاتی تھی۔ اور مرحوم ہر مصروفیت کو چھوڑ کر لمبا سفر اختیار کر کے ربوہ یا لاہور پہنچ جایا کرتے تھے۔ اسی طرح نگران بورڈ کے اجلاسوں میں بھی بُعد مسافت کے باوجود پابندی سے شامل ہوتے تھے۔ صیغہ دیوانی کے نامور اور ممتاز وکیل تھے۔ اور جاننے والے جانتے ہیں کہ اس صیغہ میں کام کرنے والے وکیل کی مصروفیات کس قدر کثیر ہوتی ہیں۔ لیکن مرحوم تمام جکڑ بندوں کو توڑ کر سلسلہ کے کام کو مقدم ٹھہراتے اور پابندی سے مشوروں میں شامل ہوتے۔

(ج) طبیعت بڑی متین اور منکسر تھی۔ بات کرنے میں کبھی سبقت نہ کرتے نہ کسی کی بات کو کاٹتے۔ بلکہ خاموشی سے سنتے رہتے۔

اور جب آپ کی باری آتی۔ تو بڑے انکسار لیکن پوری خود اعتمادی اور حلیمی کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کرتے۔ ہر بات کانٹے کی تول۔ مدلل اور مضبوط۔ اور آپ کی رائے بہت صائب اور وقیع ہوتی تھی۔

(د) تکلف اور تصنع آپ کی کسی بات میں نہ تھا۔ اخلاص اور ایثار ہر بات پر غالب تھا۔ سلسلہ کی خدمت کو ایک نعمت سمجھنا اور ہر ایک کے کام آنا مرحوم کا شیوہ تھا۔ بڑے فراخدل' مہمان نواز تھے۔ لیّن الطبع' صبور و حمول مہمان کے آرام و آسائش کا خاص انتظام اور رکھ رکھاؤ کرنے والے شریف النفس۔ وفادار دوست۔

(ہ) ضلع سیالکوٹ کے نائب امیر تھے۔ جماعت کے فدائی۔ طبیعت میں سوز و گداز اور دردمند دل' حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی وفات پر مرحوم کو زار زار بے اختیار روتے خاکسار نے دیکھا۔

(و) 1919ء کی بات ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خاکسار کو فرمایا۔ کہ آئندہ زمانہ میں جماعت کو وکلاء کی بڑی ضرورت پیش آئے گی۔ بعد کے واقعات نے حضور کی اس فراست اور پیش بینی کی تصدیق کی اور جماعت کے بہت سے وکلاء کو اللہ تعالیٰ نے خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائی۔ اور ہر خدمت کرنے والا اپنے مقام پر پھولا پھلا اور کامیاب ہوا۔ نذیر احمد صاحب مرحوم بھی ایسے ہی خادمان سلسلہ میں سے تھے۔ اور یہ امر کہ آپ فن وکالت میں ممتاز اور ماہر تھے۔ اور نیز یہ امر کہ اپنی قابلیت کو سلسلہ کی خدمت میں لگائے رکھتے تھے۔ اور ہر مصروفیت کو چھوڑ کر خدمت کے لئے حاضر موجود ہوتے تھے۔ ہمارے نوجوان وکلاء کے لئے ایک نمونہ ہے۔ تا کہ وہ خدمت سلسلہ کو ہر چیز پر مقدم رکھیں۔ اور اس کے لئے مقدور بھر کوشش کریں۔ اور نیز اپنے پیشہ میں پیش قدمی اور امتیاز حاصل کریں۔ تا کہ جانے والوں کی جگہ آنے والے لے سکیں۔ اور یہ کارواں آگے بڑھتا جائے۔

مرحوم کی وفات ایک جانگزا سانحہ ہے۔ اور سیالکوٹ کی جماعت اور سلسلہ حقہ کا ایک نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کمی کو پورا فرمائے۔ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے پسماندگان کا کفیل و کارساز ہو اور انہیں مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل 6 جنوری 65ء)

حاجی فضل محمد صاحب کپورتھلوی درویش

قادیان

حاجی فضل محمد صاحب کپورتھلوی 26-11-66 کو قادیان میں وفات پا گئے۔

حاجی صاحب مرحوم موضع بجولہ ریاست کپورتھلہ کے رہنے والے تھے۔ ملازمت سے سبکدوش ہو کر جب کپورتھلہ آئے تو خاکسار کے والد صاحب مرحوم سے ان کا تعلق پیدا ہو گیا۔ غالباً یہ 1920ء کے قریب کی بات ہے۔ والد صاحب کی دعوت الی اللہ سے حاجی صاحب جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ اور اس کے بعد انہوں نے روز بروز اخلاص اور قربانی میں ترقی کی۔ اپنے گاؤں سے پیدل چل کر کپورتھلہ میں جمعہ پڑھنے کے لئے آیا کرتے تھے۔ اور والد صاحب مرحوم انہیں ہر جمعہ کے بعد ایک دو دن کے لئے اپنے پاس مہمان ٹھہرا لیتے تھے۔ اور سلسلہ کی روایات اور حضرت مسیح موعود کے حالات زندگی حاجی صاحب کو سنایا کرتے تھے اس طریق پر حاجی صاحب نے بڑے اخلاص کا رنگ اختیار کیا اور وہ بڑے شوق سے دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے۔ گو ان کی تعلیم معمولی تھی لیکن بہت ذہین آدمی تھے۔ ایسی منطقی جرح کرتے اور مسائل کو ایسے طریق پر پیش کرتے کہ مخالف لاجواب ہو جاتا۔ حاجی صاحب کی دعوت الی اللہ سے ہی ان کے دوست حافظ محمد عبداللہ صاحب بھی بیعت میں داخل ہوئے۔

پاکستان بننے کے بعد یہاں سے جب حضرت صاحب نے ایک قافلہ درویشوں کا قادیان بھیجنا چاہا۔ تو حاجی صاحب مرحوم نہایت شوق اور اخلاص سے اس میں شامل ہوئے۔ اور اس عزم سے قادیان جا کر رہے۔ کہ باقی زندگی وہیں گزارنی ہے۔ اور ان کا مسکن اور مدفن آئندہ قادیان میں ہو اس عزم پر جس پختگی اور بشاشت قلب سے وہ قائم رہے وہ ایک مثالی بات ہے۔ کبھی کبھی پاکستان آیا کرتے تھے۔ لیکن ان کا دل قادیان میں ہی ہوتا تھا۔ بعض مواقع ایسے بھی پیش آئے۔ کہ حاجی صاحب کو قادیان رہنے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کا موقعہ پیش آیا۔ لیکن ان کے پائے استقلال میں کوئی فرق نہ آیا۔ وہ خود کو قادیان کی درویشی میں بڑا خوش نصیب اور فضل الٰہی کا مورد یقین کرتے تھے۔ اسی حالت میں انہوں نے گزشتہ انیس سال قادیان کی درویشی میں گزارے۔ بڑے اطمینان اور خوشی سے یہ مرحلہ عبور کرنے کی اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی۔ تا آنکہ وہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اور ان کی نیت اور مراد پوری ہو گئی۔

قادیان میں ہمارے جس قدر درویش آباد ہیں۔ ان میں یہی رنگ اور خصوصیت پائی جاتی ہے۔ ان کا عزم و استقلال اور للّٰہیت اور قادیان میں سکونت اختیار کرنا ایسی فداکاری ہے۔ جس کی نظیر بہت کم پائی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک درویش کا حافظ و ناصر ہو۔ ہمارے دل ان کے لئے دردمند ہیں۔ اور ہم ان کے لئے دعا گو ہیں۔ جیسا کہ وہ ہمارے لئے۔ حاجی فضل محمد صاحب انہی درویشوں میں سے ایک تھے۔ جو اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ ان پر بڑی رحمتیں نازل فرمائے۔ ان کا ایک ہی پسر ہے جو بفضل خدا مخلص احمدی ہے۔ خدا تعالیٰ اس کا کارساز ہو۔

(الفضل 19 جنوری 67ء)

میاں محمد اسماعیل صاحب

لائلپوری

میاں محمد اسماعیل صاحب مرحوم جماعت شہر لائل پور کے ایک مخلص اور وفادار رکن تھے۔ 1947ء میں وہ دارا پور ضلع گورداسپور سے لائل پور آئے اس وقت وہ بالکل تہی دست اور بے ذریعہ محض تھے۔ لیکن تجارت کرنے میں انہیں پہلے سے ہی مہارت تھی۔ محنت اور مشقت کر کے انہوں نے لائل پور میں اپنا کاروبار چلایا اور 1952ء میں وہ پورے طور پر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو چکے تھے۔ مرحوم نے 1941ء میں بیعت کی تھی۔

1952ء میں ان کی گھی کی دکان سرِ بازار لوٹی گئی۔ اس نقصان کو مرحوم نے بڑی خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ اور کبھی کوئی شکایت زبان پر نہ لائے اور اپنے کام کو زیادہ محنت سے جاری رکھا۔

اس کے بعد 1953ء میں اس سے بھی زیادہ نامساعد حالات سے انہیں دوچار ہونا پڑا۔ لیکن مرحوم نے ان تمام مصیبتوں اور شدتوں کو جو انہیں پہنچیں۔ بخوشی برداشت کیا۔ اور راقم کو یہ بات ہمیشہ پسند آئی۔ کہ کبھی بھی انہوں نے شکایت نہیں کی۔ کہ مجھ پر یہ سختیاں آئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ذرہ نواز ہے۔ اور اس کے راستے میں قربانی کر کے کوئی شخص گھاٹے میں نہیں رہ سکتا اور ہمارے دیکھنے کی بات ہے۔ کہ 1953ء کے بعد روز بروز مرحوم کی تجارت ترقی کرتی گئی۔ یہاں تک کہ ان کی کئی دکانیں قائم ہو گئیں۔ جن کو ان کے بیٹے اس وقت کامیابی سے چلا رہے ہیں۔ خاکسار نے مرحوم کو بڑا ملنسار اور بڑا بہادر شخص پایا۔ جو اپنی محنت اور کوشش اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ترقی پاتا رہا۔

12 مئی 1968ء کا واقعہ ہے۔ کہ مرحوم کو دل کا عارضہ ہوا۔ علاج معالجہ میں ہر طرح کوشش کی گئی۔ لیکن 16 مئی 1968ء بوقت ساڑھے سات بجے صبح مرحوم مقامی ہسپتال میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

جماعت کے کاموں میں اور چندوں میں مرحوم وافر حصہ لیتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے بار بار

باقی صفحہ 6 پر

ماخوذ

بچے کیلئے ماں کا دودھ - ایک نعمت غیر مترقبہ

جیسا کہ آپ اس مضمون کے عنوان سے سمجھ چکے ہوں گے کہ اس میں ماں باپ کو ان خطرات سے مطلع کرنا ہے جو آجکل کے فیشن کے مطابق نومولود بچوں کو ماں کے دودھ کی بجائے ڈبوں کا دودھ پلانے سے دونوں ماں اور بچے کو لاحق ہوتے ہیں۔

لیکن پیشتر اس کے کہ دیگر خطرات کا تذکرہ ہو ایک سیدھا سادا نقصان جو اس سے ہوتا ہے وہ اقتصادی ہے جو آپ کو بلاوجہ برداشت کرنا پڑتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ملک کی معیشت کو بھی اور چونکہ آجکل فرد بھی اور ملک بھی اس معاشی بدحالی کا شکار ہیں' ضروری ہے کہ اس امر پر پوری توجہ سے غور کیا جائے اور اس سے جلد از جلد جان چھڑائی جائے۔

صرف پہلے چھ مہینے کے دوران بچے کے لئے ڈبے کے دودھ کی مقدار جو وہ پیتا ہے اس کا اندازہ بائیس کلوگرام لگایا گیا ہے۔ پاکستان میں 400 گرام والا ڈبہ جو کہ عام طور پر بچوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اس کی قیمت اندازاً 145 روپے ہوتی ہے اور سیدھے سادے حساب سے چھ ماہ میں آپ آٹھ ہزار روپیہ اس مد میں خرچ کر دیتے ہیں جو اگر مائیں بچوں کو اپنا دودھ پلانا شروع کر دیں تو آسانی سے بچایا جا سکتا ہے۔

پاکستان میں 83-1982ء میں بچوں کے پینے کا جو دودھ درآمد کیا گیا اس کے لئے چالیس لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔ اور اس کے بعد یہ خرچ بڑھتا چلا گیا۔ دونوں آبادی اور فیشن کے بڑھنے کی وجہ سے۔ اور 88-1987 میں اس پر ملک کا پچاسی لاکھ کا زرمبادلہ خرچ ہوا۔ اور جولائی 1995ء سے لے کر اپریل 1996ء تک یہ رقم بڑھ کر چار کروڑ تیس لاکھ روپے کی خطیر مقدار تک جا پہنچی۔

ڈبے کا دودھ پینے والے بچے ماں کا دودھ پینے والے بچوں کی نسبت سے زیادہ بیماریوں کا نشانہ بنتے ہیں۔ اور اس وجہ سے علاوہ روپے پیسے کے خرچ کے اس وقت کا اندازہ لگائیے جو کہ ایسی بیماریوں کی صورت میں آپ بچے کی دیکھ بھال پر خرچ کرتے ہیں۔ آجکل ہسپتالوں میں کس قدر وقت دوائی حاصل کرنے کے لئے خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اور اس وقت کا تو حساب ہی ناممکن ہے جو بچے کو دودھ پلانے کے وقت اس کی بوتل کی صفائی۔ دھلائی پر صرف ہوتا ہے جبکہ ماں کا دودھ پلانے کی صورت میں ان تمام اخراجات اور اوقات کے ضیاع سے دونوں ماں اور باپ بچے رہتے ہیں۔

اب یہ ثابت شدہ بات ہے کہ بوتل کا دودھ پینے والے بچے دستوں وغیرہ کی بیماریوں سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں اس کے علاوہ محض اسی وجہ سے بچوں کو سانس کی بیماریاں بھی لگ سکتی ہیں۔ کان کے درد کی عام شکایت بھی اسی وجہ سے ہوتی ہے اور پھر اگر بوتل کو صحیح طور پر صاف نہ کیا جائے اور دودھ ڈالنے سے پہلے ہر طرح سے جراثیم سے پاک نہ کر لیا جائے تو کئی ایسی بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں جو محض انفیکشن کی وجہ سے حملہ کر سکتی ہیں۔ ڈبے کا دودھ پینے والے بچوں کو دستوں کے علاوہ معدے اور پیٹ کی دیگر بیماریاں بھی انفیکشن کی وجہ سے ہو سکتی ہیں۔ جبکہ اس کے مقابلہ میں ماں کے دودھ کے لئے ایسا کوئی تردد کرنے کی ضرورت نہیں قدرت نے پہلے ہی سے ان سب کا سدباب خود کر رکھا ہے۔

غرضیکہ اگر بچے کو دودھ پلانے کا قدرتی طریقہ استعمال کیا جائے تو ہر قسم کے بلاوجہ خرچ۔ وقت کے ضیاع بچوں کی بیماریوں کی وجہ سے پریشانی سے نجات مل سکتی ہے۔ ماں کا دودھ پینے والے بچوں میں چھوٹی عمر میں ہونے والی اموات دوسرے بچوں کے مقابلے میں بہت کم ہوتی ہیں۔ پاکستان میں اس وقت ایک ہزار پیدا ہونے والے بچوں میں سے 95 چھوٹی عمر میں ہی موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہی مصنوعی دودھ ہے جو کہ ان کو فیشن اور آسانی کی وجہ سے پلایا جاتا ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے سروے کے مطابق اگر بچوں کو ماں کا دودھ پلایا جائے اور ڈبوں والا دودھ بند کر دیا جائے تو سالانہ پندرہ لاکھ بچوں کی جانیں بچائی جا سکتی ہیں۔

ان تمام باتوں کے پیش نظر اس بات کی ازحد ضرورت ہے کہ عام پبلک کو بتایا اور سمجھایا جائے کہ بچے کے لئے ماں کا دودھ کتنا فائدہ مند ہوتا ہے اور ڈبے کے دودھ کے کیا نقصانات ہیں۔

نئے پیدا ہونے والے بچوں کو چاہے وہ وقت سے پہلے ہی پیدا ہوئے ہوں پیدائش کے آدھ گھنٹہ کے بعد ماں کا دودھ پلایا جانا چاہئے۔ اور چھ مہینہ کی عمر تک بچے کو صرف اور صرف ماں کا دودھ ہی پلایا جانا چاہئے۔ اس دوران کسی قسم کا دوسرا دودھ یا اور کوئی ڈبوں والی خوراک ان کو نہیں دی جانی چاہئے۔ خاص طور پر کوئی ٹھوس غذا اس مدت میں ہرگز نہیں دی جانی چاہئے۔ ویسے ایسی خوراک بیچنے والی کمپنیاں محض اپنے فائدہ کی خاطر اس مدت کو گھٹا کر چار ماہ بتاتی ہیں حالانکہ اس میں ان کے مدنظر اپنے مال کی زیادہ کھپت ہوتی ہے نہ کہ بچے کی صحت اور بہتری۔ حالانکہ یہ بات آسانی سے سمجھ آنے والی ہے کہ اگر بچے کو جلد ہی دودھ کے علاوہ دوسری غذا پر ڈال دیا جائے گا تو وہ ماں کا دودھ کم پیئے گا جبکہ ماں کا دودھ قدرت کی طرف سے عطا کردہ بچے کے لئے بہترین غذا ہے۔ جس کا مقابلہ کوئی مصنوعی غذا نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ماں کے دودھ میں قدرت نے جو اجزاء اور غذائیت شامل کر دی ہے اس کا بدل یہ انسانی تیار کردہ غذا ہرگز نہیں ہو سکتی۔

آجکل بعض مائیں شکایت کرتی ہیں کہ ان کا دودھ بچے کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ حالانکہ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ماؤں کو صحیح خوراک زچگی اور بچے کی پیدائش کے بعد نہیں دی جاتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر ماں کو زچگی اور بچے کی پیدائش کے بعد اچھی خوراک دی جائے جس سے یہ مسئلہ باسانی حل ہو سکتا ہے ڈبوں کے دودھ پر تو ہزاروں لاکھوں روپیہ خرچ کر دیا جاتا ہے لیکن اکثر مظلوم مائیں اس خوراک سے محروم رکھی جاتی ہیں جو ان کا حق ہے۔ اور جس سے بے شمار بچت ہو سکتی ہے۔

پس اگر آپ کو اپنے بچے کی اور اس کی ماں کی صحت اور بہتری مطلوب ہے تو قدرت کے اصولوں پر چلیں اور بچے کو ماں کا دودھ ہی پلائیں تاکہ بچہ نہ صرف بیماریوں سے بچا رہے بلکہ آئندہ زندگی میں بھی بہت ساری دماغی اور جسمانی صلاحیتوں کا مالک بنے اور اس بنیاد کو مضبوط کریں جس پر اس نے تاحیات اپنی زندگی بسر کرنی ہے۔

(ماخوذ- ڈان 12- اگست 1998ء)

ابن اقبال

سگریٹ سازی پر پابندی کیوں نہیں؟

امریکہ- یورپ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک میں سگریٹ نوشی کے خلاف ایک مہم چلائی جا رہی ہے جس کے نتائج کافی اچھے نکل رہے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ان ممالک میں سگریٹ نوشی کا رجحان کم ہو رہا ہے۔ بسوں- ٹرینوں اور دیگر پبلک مقامات پر سگریٹ پینے کی اجازت نہیں ہے۔ جرمنی میں ٹی- وی- پر اشتہارات دکھانے پر پابندی ہے۔ بعض ترقی یافتہ ممالک نے سگریٹوں کی قیمتوں میں کئی گنا اضافہ کر دیا ہے برطانیہ میں اس سلسلے میں بہت مثبت نتائج سامنے آئے ہیں۔ سگریٹ کی قیمت میں دس فی صدی کے اضافے سے تقریباً 5 فی صد استعمال میں کمی آ گئی- امریکہ میں دو بڑے سگریٹ بنانے والے اداروں کو جرمانے کی سزا دی گئی تاکہ اس رقم سے سگریٹ پینے کے نتیجہ میں مرنے والوں کے لواحقین کو ہرجانہ دیا جا سکے۔

سگریٹ پینے سے لاکھوں افراد موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں۔ اس عادت کے نتیجہ میں لاحق ہونے والی بیماریاں بھی کم ہولناک نہیں۔ بتایا گیا ہے کہ تمباکو نوشی کے باعث ہر دس سیکنڈ میں ایک آدمی کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ آپ کو شائد اس اطلاع پر حیرت ہو گی کہ ایک سروے کے مطابق سگریٹ نوشی سے صرف جرمنی میں ہر سال مرنے والوں کی تعداد 90 ہزار بتائی گئی ہے جبکہ اس کے مقابلے میں شراب اور دیگر غیر قانونی نشوں مثلاً ہیروئن- چرس وغیرہ سے مرنے والوں کی تعداد اس سے بہت کم ہے۔

سگریٹ پینے والوں کو کئی قسم کے کینسر لاحق ہو سکتے ہیں جن میں منہ کا سرطان- حلق کا سرطان اور پھیپھڑے کے سرطان شامل ہیں۔ اس کے علاوہ کھانے کی نالی' معدہ' گردہ' پتہ- کے سرطان بھی ہو سکتے ہیں۔

لیکن دنیا کی کوئی بھی حکومت سگریٹ سازی پر پابندی لگانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اگر یہ قدم اٹھایا جائے تو اس مسئلے کو حل کرنے میں بہت سی پیش رفت ہو سکتی ہے۔ لیکن سگریٹ بنانے والے اتنے طاقت ور ہیں کہ وہ حکومتوں پر بھی اثر انداز ہو جاتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک کے سگریٹ بنانے والے اداروں نے اپنے ممالک میں سگریٹ کی کھپت میں کمی کے پیش نظر اب ترقی پذیر ممالک کا رخ کر لیا ہے اور اپنا مال زیادہ سے زیادہ مقدار میں ہمارے ہاں بھیجنا شروع کر دیا ہے۔ اور اپنی فروخت کو بڑھانے کے لئے ایسے اشتہارات ٹی- وی اور اخبارات میں دیتے ہیں جن میں نوجوان مردوں اور عورتوں کو یہ ترغیب دیتے ہیں کہ اگر وہ کامیاب اور پر لطف زندگی گذارنا چاہتے ہیں تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ سگریٹ نوشی کی جائے۔ ایسے اشتہاروں کے سامنے آخر میں محکمہ صحت کا اعلان کہ سگریٹ نوشی صحت کے لئے مضر ہے کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

سگریٹ نوشی کے مضر اثرات انفرادی صحت اور ملکی معاشیات کے لئے اتنے عیاں اور واضح ہیں کہ اس کو روکنے کے لئے حکومتی سطح پر قانون سازی ازحد ضروری ہو گئی ہے۔ اس کے لئے سگریٹ ساز اداروں پر پابندی' سگریٹوں کی درآمد کی مناہی' اور اس سلسلے میں مناسب قانون سازی چند ایک ایسے کام ہیں جو کہ حکومت اگر چاہے تو کر سکتی ہے۔ اور زا سے جلد از جلد کرنا چاہئیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

ملاقات کرنے جایا کرتے تھے۔ اور بعد ملاقات خوش بخوش خاکسار سے ملاقات کا ذکر کرتے۔

بیت احمدیہ لائل پور میں جابجا پنکھے لگے ہوئے ہیں۔ لیکن محراب میں امام کے لئے پنکھا نہ تھا۔ مرحوم نے اس بات کو خود محسوس کیا اور کسی تحریک کے بغیر اپنی خوشی سے محراب میں اپنی وفات سے ایک ماہ قبل بجلی کا پنکھا لگوا دیا۔ جو امام کو ان کے لئے دعا کی طرف متوجہ کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور ان کے پسماندگان کا کفیل و کارساز ہو۔ مرحوم موصی تھے اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہوئے ہیں۔

کل من علیھا فان و یبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

(الفضل 30- مئی 1968ء)

سائنسی تحقیق عیاشی ہے

حکومت نے سائنسی تحقیق کے لئے پی سی ایس آئی آر لیبارٹریز کو فنڈز دینے سے انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ سائنسی تحقیق عیاشی ہے۔ وزارت خزانہ نے ملک کے سب سے بڑے سائنسی اور تحقیقی ادارے کو بجلی گیس اور ٹیلیفون بلوں کے لئے اپنے وسائل پیدا کرنے کی ہدایت کی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 32050 میں میجر مبارک مجید باجوہ ولد چوہدری عبدالمجید باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت 1982ء ساکن آف گلبرگ لاہور حال ملتان چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-7-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ کار ہنڈا سیوک 88 ماڈل مالیتی۔/263000 روپے۔ 2۔ ویسپا سکوٹر 90 ماڈل مالیتی۔/20000 روپے۔ 3۔ گھڑی کلائی مالیتی۔/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/8000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میجر مبارک مجید باجوہ گلبرگ نمبر III لاہور حال ملتان چھاؤنی گواہ شد نمبر 1 چوہدری بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ ملتان گواہ شد نمبر 2 منور احمد کاہلوں وصیت نمبر 16331۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32057 میں جاوید احمد گل ولد ناصر علی گل قوم گل پیشہ کاروبار عمر 37 سال بیعت 1984ء ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-7-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ موٹر سائیکل یاماہا ماڈل 1988ء مالیتی۔/22000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/5000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد جاوید احمد گل ساکن کوٹ مہتاب خان ضلع قصور حال B-2/336 II ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1

طارق مرتضی وصیت نمبر 30541 گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد بٹ وصیت نمبر 29437۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32058 میں امۃ الشکور زوجہ عبدالحفیظ شاہد مربی سلسلہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 23/1 باب الابواب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 98-5-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی 11 تولہ مالیتی۔/55000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/10000 روپے۔ 3۔ گھڑی کلائی مالیتی۔/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ الشکور 23/1 محلہ باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالحفیظ شاہد مربی سلسلہ وصیت نمبر 25431 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید احمد وصیت نمبر 25432۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32059 میں حلیمۃ العلیم فائزہ بنت محمد اعظم اکسیر صاحب قوم راجپوت ڈار پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 7 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 98-11-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ حلیمۃ العلیم کوارٹر نمبر 7 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد اعظم اکسیر وصیت نمبر 17279 والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 حبیب الرحمن زیروی وصیت نمبر 23223 ماموں موصیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32060 میں ادیبہ مبارک زوجہ چوہدری مبارک احمد صاحب قوم انھوال پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد فارم ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-11-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 240 گرام مالیتی۔/120000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/15000 روپے۔ 3۔ سلائی مشین مالیتی۔/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ادیبہ مبارک نصرت آباد فارم P/O فضل بھمبرو ضلع میرپور خاص گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد ساکن نصرت آباد فارم ضلع میرپور خاص۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

مکرم ناصر فاروق سندھو مربی سلسلہ کی وفات

نہایت درجہ افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ ہمارے ایک نو عمر مربی بھائی ناصر فاروق سندھو 13۔ اپریل کو بہاول پور ریلوے اسٹیشن پہ ٹرین سے اترتے ہوئے حادثہ میں بعمر 22 سال جاں بحق ہوگئے۔

مربی ناصر فاروق سندھو جو کہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے ان کے والد مکرم رشید احمد اختر صاحب نے انہیں خدمت دین کے لئے وقف کیا تھا۔ ناصر فاروق سندھو 17۔ اگست 1977ء کو پیدا ہوئے۔ موصوف نے ایف اے تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور جولائی 98ء میں جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہوکر فیلڈ میں آئے جامعہ احمدیہ میں درجہ مبشرین تعلیم مکمل کی۔

اگست 98ء میں نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں آئے اور بعدہ ان کی پہلی تقرری چک نمبر 390/W-B ضلع لودھراں میں ہوئی جہاں گذشتہ 8 ماہ سے نہایت عمدگی سے خدمت بجالارہے تھے۔ حادثہ کی اطلاع ملنے پر مکرم امیر صاحب ضلع بہاولپور نے جملہ انتظامات مکمل کرواکر جسد خاکی ربوہ بھجوا دیا جس کے ہمراہ مکرم نعیم احمد اقبال صاحب مربی ضلع لودھراں مکرم قائد صاحب لودھراں مع چند خدام ربوہ آئے۔ جہاں دارالضیافت ربوہ میں رات ایک بجے ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور قبرستان عام کے قطعہ خاص میں ان کی تدفین ہوئی۔

ادارہ الفضل اس المناک سانحہ پر مرحوم کے تمام اعزہ سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ عزیز مکرم فاتح احمد ابن مکرم خدا بخش ناصر صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ ہفتہ عشرہ سے بوجہ ٹائیفائیڈ ہسپتال میں داخل ہے۔ تاہم طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ٹائیفائیڈ کے بداثرات سے عزیز کو محفوظ رکھے۔ اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ عزیزہ شازیہ سعید بدر بنت مکرم سعید احمد بدر صاحب فیکٹری ایریا ربوہ گلہ میں انفیکشن کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مکرم مرزا طاہر وحید بیگ صاحب ابن مکرم مرزا محمد لطیف بیگ صاحب آف پتوکی ضلع قصور کا نکاح محترمہ نادیہ آصف صاحبہ دختر مکرم مرزا آصف بیگ صاحب آف پتوکی کے ساتھ مورخہ 5۔ فروری 1999ء کو مکرم محمد اقبال باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ چونکہ مرزا طاہر وحید بیگ صاحب جرمنی میں ہیں۔ اس لئے ان کے والد مکرم مرزا محمد لطیف بیگ صاحب نے وکیل کے فرائض انجام دیئے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

پرانے الفضل درکار ہیں

روزنامہ الفضل ربوہ کو اپنی لائبریری کے لئے الفضل کے وہ پرانے شمارے جو قیام پاکستان سے پہلے یا اس کے لگ بھگ شائع ہوئے ہوں، درکار ہیں۔ جن احمدی احباب و خواتین کے پاس ایسے پرچے ہوں اور وہ عطیہ کے طور پر الفضل کو دینا چاہتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ ہمیں اطلاع دیں۔ اگر خود نہ پہنچا سکتے ہوں تو ہم حاضر ہوکر پرچے وصول کرلیں گے۔ جزاکم اللہ۔

(مینیجر الفضل)

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 14- اپریل- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 19 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 درجے سنٹی گریڈ
15- اپریل- غروب آفتاب- 6-40
16- اپریل- طلوع فجر- 4-10
16- اپریل- طلوع آفتاب 5-36

عالمی خبریں

بھارتی فوجی سربراہ کا اعتراف

بھارتی فوج کے سربراہ جنرل وید پرکاش ملک نے اعتراف کیا ہے کہ بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کی ہیں۔ مقبوضہ جموں و کشمیر میں صورت حال نازک ہے۔ اگرچہ فوج انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے بچنے کی کوشش کرتی ہے مگر ان خلاف ورزیوں کی مرتکب پائی گئی ہے۔

بنگلہ دیش میں سمندری طوفان

بنگلہ دیش کے جنوبی اضلاع میں طوفان سے 27- افراد ہلاک ہو گئے۔ سو کلو میٹر فی گھنٹہ سے آنے والے طوفان سے درخت اور بجلی کے کھمبے اکھڑ گئے۔ بجلی بند ہونے کے بعد پانی بھی بند ہو گیا۔ لوگوں نے احتجاج کرتے ہوئے ٹرینیں روک لیں۔ بجلی کے دفاتر پر حملے کئے گئے۔ سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کر دیں۔ متعدد گاڑیاں نذر آتش- اپوزیشن نے پانی اور بجلی کے مسائل کو بھی اپنی تحریک کا حصہ بنا لیا۔

سروے میں یاہو کی شکست

اسرائیل کی اپوزیشن پارٹی کو ایک اخباری سروے کے مطابق ۱/۔ مئی کو ہونے والے انتخابات میں حکمران پارٹی پر برتری حاصل ہے۔ اپوزیشن لیبر پارٹی کے لیڈر یہود بارک کو وزیر اعظم نیتن یاہو پر معمولی برتری حاصل ہے۔ 45- فیصد بارک کے حق میں جبکہ 42 فیصد یاہو کے حق میں ہیں۔

مواخذے کا کوئی خوف نہیں

روس کے صدر بورس یلسن نے کہا ہے کہ مجھے مواخذے کا کوئی خوف نہیں۔ تحریک کبھی کامیاب نہیں ہو گی۔ یاد رہے کہ روسی پارلیمنٹ ڈوما میں مواخذے کی تحریک کو ایک ماہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

وسیع پیمانے پر خونریزی کا خدشہ

افغانستان میں متحارب گروپوں کے درمیان مذاکرات کی ناکامی کے بعد افغانستان میں وسیع پیمانے پر خونریزی کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے افغانستان میں طالبان اور شمالی اتحاد کے درمیان مذاکرات کے خاتمے پر تشویش کا اظہار کیا ہے یاد رہے کہ طالبان نے شمالی اتحاد سے مذاکرات کا سلسلہ جاری رکھنے سے انکار کر دیا ہے۔

برطانیہ ناروے مشترکہ ادارہ بند

برطانیہ اور ناروے کے اشتراک سے بحری جہاز بنانے والا مشترکہ ادارہ بند ہو گیا ہے جس سے 25 ہزار کارکن بے روزگار ہو گئے ہیں۔ صرف برطانیہ میں 15- ہزار افراد کی ملازمت ختم ہو گئی ہے۔

الجزائر میں 10- ہلاک

الجزائر میں عام انتخابات ہو رہے ہیں اور ساتھ ہی قتل و غارت جاری ہے۔ دارالحکومت الجزیرہ سے 115- کلو میٹر مغرب میں نامعلوم مسلح افراد نے مزید 10- افراد کو قتل کر دیا۔

ملکی خبریں

پاکستان کا حق

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ اگنی ٹو کا جواب دینے کے لئے پاکستان اپنا حق استعمال کرے گا۔ ملکی دفاع اور سلامتی کے حوالے سے کوئی دباؤ قبول نہیں کیا جائے گا۔ بھارت نے جو کرنا تھا کر لیا اب ہم بھی جو کچھ کر سکے کریں گے۔ ملک کا دفاع آئندہ چند دنوں میں مزید مضبوط ہو گا۔

امریکہ کا دباؤ

امریکہ نے پاکستان پر دباؤ ڈالا ہے کہ اگنی کا جواب نہ دیں۔ اعلیٰ سطحی امریکی وفد کے اسلام آباد پہنچنے کا امکان ہے امریکی حکام کا پاکستان سے مسلسل رابطہ ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کا کہنا ہے کہ پاکستان کی تشویش بجا ہے لیکن پاکستان جواب نہ دے کر اپنے آپ کو سنجیدہ اور ذمہ دار ملک ظاہر کرے۔

مفت گیس ختم

محکمہ گیس کے ملازمین کو مفت گیس دینے کی سہولت ختم کر دی گئی ہے۔ ٹرانسپورٹ، فری لنچ اور موبائل فون پر بھی پابندی لگا دی گئی۔ گیس چوری کی اطلاع دینے والے کو ایک لاکھ روپیہ انعام دیا جائے گا۔ شکایات ایک گھنٹے میں ختم کی جائیں گی۔ وزیر پیٹرولیم نے اعلان کیا کہ 28 دن کے اندر نیا کنکشن دے دیا جائے گا۔ انہوں نے روزانہ چھاپے مارنے کا اعلان کیا ہے۔

دو روزہ جشن چاغی

ایٹمی دھماکہ کرنے کی پہلی سالگرہ کے موقع پر ملک بھر میں 27 اور 28 کو دو روزہ جشن چاغی منایا جائے گا۔ ایٹمی سائنس دان کو خصوصی تقاریب میں میڈل دیئے جائیں گے۔ سہ پہر 3 بج کر 27 منٹ پر ملک بھر میں سائرن بجائے جائیں گے۔ فیض آباد چوک راولپنڈی کا نام چاغی چوک رکھا جائے گا۔

ضمنی الیکشن کالعدم

نارووال میں ضمنی الیکشن کالعدم قرار دے دیا گیا ہے مسلم لیگی امیدوار انوری بیگم کی رکنیت منسوخ کر دی گئی ہے۔ یہ فیصلہ الیکشن کمشنر نے دھاندلی کی شکایات پر کیا ہے۔

ڈاکٹر اسرار مستعفی

ڈاکٹر اسرار نے علماء کمیٹی کی سربراہی سے استعفیٰ دے دیا ہے انہوں نے بتایا کہ شیعہ رہنما ساجد نقوی اور کمیٹی کے دو اراکین صاحبزادہ فضل کریم اور سرفراز نعیمی سمیت جماعت اہلسنت کے اراکین کی طرف سے کمیٹی توڑنے کے مطالبہ کے بعد سربراہی سے مستعفی ہو جانا ہی بہتر سمجھا ہے۔

پابندی بے اثر رہی

پرائز بانڈوں کی پرچیوں کا کاروبار پابندی اور چھاپوں کے اعلانات کے بعد بھی جاری رہا۔ پرائز بانڈ ڈیلروں نے کہا ہے کہ ہم نے بانڈز واپس کئے تو ملک دیوالیہ ہو جائے گا۔

خواتین کے خلاف سازش

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان میں خواتین کے خلاف سازش ہو رہی ہے۔ پاکستان کی سوسائٹی اس وقت بنیاد پرستوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو عورتوں کے حقوق کے خلاف ہیں۔ عاصمہ جہانگیر نے کہا کہ مجھے قتل کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ مگر حکومت نے کوئی نوٹس نہیں لیا۔

حکومت اور پارٹی عہدے الگ الگ

مسلم لیگ نے حکومت اور پارٹی کے عہدے الگ الگ کر دیئے ہیں۔ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت نے اور وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے اپنے پارٹی عہدے واپس کر دیئے جبکہ صوبائی وزیر ذوالفقار کھوسہ نے وزارت واپس کر کے پنجاب مسلم لیگ کی صدارت کا عہدہ حاصل کر لیا۔ سر انجام خان سرتاج عزیز کی جگہ مرکزی سیکرٹری جنرل اور جعفر اقبال ایڈیشنل سیکرٹری جنرل ہونگے۔ فضل آغا بلوچستان مسلم لیگ کے صدر ہوں گے۔ پارٹی کے صدر اور وزیر اعظم کا عہدہ ایک ہی شخص میں برقرار رکھنے کی اجازت دے دی گئی۔

وزیر اعظم کا دورہ روس

وزیر اعظم نواز شریف 19- اپریل سے روس کا چار روزہ دورہ کریں گے۔

احتساب بنچ کی کارروائی

احتساب بنچ میں بینظیر بھٹو اور آصف زرداری کے خلاف مقدمے کی سماعت کے دوران جسٹس عبدالقیوم نے کہا کہ بنچ کو کیس ختم کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ آصف زرداری کے وکیل فاروق نائیک نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب آپ مجھے نہیں سنیں گے۔ عدالت نے کہا کہ تین دن سے دلائل دے رہے ہیں پھر بھی وقت کی شکایت کر رہے ہیں۔

مسلم لیگ سے اتحاد ختم

تحریک جعفریہ نے مسلم لیگ سے اتحاد ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ علماء کمیٹی سے کوئی توقع نہیں۔ مسلم لیگ نے ہمیں نظر انداز کر رکھا ہے۔

بڑی شاہراہوں پر سی این جی سٹیشن

وزیر پیٹرولیم نے بڑی شاہراہوں پر سی این جی سٹیشن قائم کرنے کی منظوری دیتے ہوئے سوئی گیس انتظامیہ کو ایک ماہ کے اندر ضروری اقدامات کرنے کی ہدایت کی ہے۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
رہائش 212175

عمارتی لکڑی کا بہترین مرکز
گلوب ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ
لاہور

العطاء جیولرز
DT-145/C کری روڈ
نزد النساء در چوک
راولپنڈی
پروپرائیٹر: طاہر محمود
844986

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
فریج- فریزر- واشنگ مشین
ٹی وی- گیزر- پنکھے- وی سی آر
بھی دستیاب ہیں
رابطہ- انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون: 7231680
7231681
7223204
7353103

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
• حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
214338
منیجر مطب حمید 49 ٹیل
فیصل آباد روڈ
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا